سوال

(178)فرض نماز کے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا درست ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ بعد فرض نماز کے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا درست ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہاتھ اٹھا کر بعد نماز فرض کے دعا مانگنا درست ہے، کتاب عمل الیوم واللیلہ لابن السنی میں ہے:

(ترجمہ) ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جو آدمی ہر نماز کے بعد اپنے ہاتھ پھیلائے اور کہے، اے میرے خدا اور ابراہیم، اسحاق، یعقوب کے اور جبریل اور میکائیل اور اسرافیل کے خدا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تو میری دعا کو قبول فرما، میں بے قرار ہوں تو میرے دین کو محفوظ رکھ، میں بتلا ہوں، مجھے اپنی رحمت میں لے لے، میں گنہگار ہوں ہم سے فقر دور کر دے میں مسکین ہوں تو اللہ پر حق ہے کہ اس کے ہاتھوں کو خالی نہ لوٹائے۔''

یعنی انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو بندہ ہر نماز کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں کو پھیلائے، پھر کہے اللھم الہی والہ ابرہیم الخ تو اللہ تعالیٰ اس کے دونوں ہاتھوں کو نامراد نہیں پھیرتا ہے، اس حدیث سے ثابت ہوا کہ بعد فرض نماز کے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا درست ہے، اس حدیث کے راویوں میں ایک راوی عبدالعزیز بن عبدالرحمن اگر متکلم فیہ ہے جیسا کہ میزان الاعتدال وغیرہ میں مذکور ہے، لیکن اس کا متکلم فیہ ہونا ثبوت جواز واستحباب کے منافی نہیں کیونکہ حدیث ضعیف سے جو موضوع نہ ہو استحباب و جواز ثابت ہوتا ہے۔ قال[1] فی فتح القدیر فی الجنائزوالاستحباب یثبت بالضعیف غیر الموضوع انتہی۔ تفسیر ابن کثیر میں ہے۔ قال ابن ابی حاتم حدثنا ابی حدثنا ابو معمر المقری حدثنی عبدالوارث حدثنا علی بن زید عن سعید بن المسیب عن[2] ابی ہریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رفع یدہ بعد ما سلم وھو مستقبل القبلة فقال اللھم خلص الولید بن الولید وعیاش بن ابی ربیعة و سلمة بن ہشام و ضعفة المسلمین الذین لایستطیعون حیلة ولا یہتدون سبیلا من ایدی الکفار وذکرہ الحافظ ابن کثیر و تفسیر ایة الاالمستضعفین من الجرال والنساء والولدان لایستطعوین حیلة ولا یہتدون سبیلا۔ یعنی ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعد سلام پھیرنے کے اپنے ہاتھوں کو اٹھایا اور آپ قبلہ رُو تھے پس کہا اللھم خلص الولید بن الولید الخ اس حدیث کے راویوں میں علی بن زید ہے، جس کو حافظ ابن حجر نے تقریب میں ضعیف کہا ہے لیکن اس کا ضعیف ہونا ثبوت جواز واستحباب کے منافی نہیں ہے، کما مر مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے۔ عن الاسود بن عامر عن ابیہ قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الفجر فلما سلم انحرف ورفع یدیہ ودعا الحدیث یعنی عامرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی، پس جب آپ نے سلام پھیرا تو قبلہ کی طرف سے منحرف ہوئے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور دعا کی، ان احادیث سے بعد نماز فرض کے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا قولاً و فعلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہوا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ حررہ العاجز عین الدین عفی عنہ (سید محمد نذیر حسین)

[1] ضعیف حدیث سے استحباب ثابت ہوجاتا ہے۔

[2] ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرنے کے بعد قبلہ رخ بیٹھے ہوئے اپنے ہاتھ اٹھائے اور کہا اے اللہ ولید بن الولید اور عیاش بن ربیعہ اور سلمہ بن ہشام اور کمزور مسلمانوں کو نجات دے جو کسی حیلہ کی طاقت نہیں رکھتے اور کفار کے ہاتھ سے نکلنے کی کوئی راہ نہیں پاتے۔

فتاویٰ نذیریہ

جلد 01 ص 564

محدث فتویٰ